

انسانی ذہن و شخصیت کی تعمیر میں صحفیت و سائل نشر اشائی اہمیت

مولانا سید محمد راجع ندوی صد رشیدہ اب غربی

ترجمہ: فہیم الدین

ہو کر حسی داڑھے میں داخل ہو جاتا ہے۔ جیکے ایسا کام کا اسے اپنے اثر کے کام لاسا دیتا کے دارہ سے بڑھا جاہو ہے۔ اسیں انسان کے سنبھار دیکھنے کے دونوں پہلوں میں شریعتی پیش، اس طرح یہ بڑھتی ہوئی کی ارشاد پر یہی کام اندرازہ کیا جا سکتا ہے ان کے مضامین بھی انسانی نفس وہ ذہن کے بہت پیش ہوتے ہیں، اور سامنے میں کی طبقیتوں میں ہوتے ہیں، اور سامنے میں کی طبقیتوں میں ہوتے ہیں کہ آج کی صحافت و تحریک کے اس موثر ذریعہ کو اس طرح دیکھتی ہوئے دے کہ وہ مصنوعی بگاہ گھٹھیا اشتار اور اخلاقی عقاید میں بگاہ پیدا کرنے لطف اندوزی سلسلہ فائدہ پر منی ہو اور افکار کے علاوہ کچھ اور نہیں کہ رہی ہے اور تو اسے ذریعہ ہر بیلے اخلاقی اثرات کو پھیلانے میں پتا ہے۔ ہماری حکومت پر یہ زندگی کے عالم اور معاشروں کے اندیشیدا ہونے ایسے امور کے ساتھ ہوتے ہیں کہ آن ذرائع سے کامیابی اور ترقی میں معاشروں کے ہونے والوں کے لئے اس زرائع کو صاف بھرا اور خراب پہلوؤں اور جان سوزھالات کو پھیلانے اور منتظر ایجاد کے عالم پر لائے کے طبقی ہوئی قومی تہذیب کیا جاتا ہے، خواہ اس طریق سے پاکستانی نفس اور سادہ لوح انسانوں کے جذبات کے تنقیل و ماحصل بن پر عالم ہوئی ہے۔ اگر ارباب صحافت ایجاد کے احمد زرائع کے سلسلہ میں ہماری حکومت کی صورتیں ڈالنے اور تعمیری لاٹشوں پر چلانے کی اہتمام کرنے کے بلاتر دو دن کو مفہوم بنانے کے اہتمام کرنے کے نتیجے اکریں تھے تو اس کا اہمیتی تجھیے ہو گا خواہ اس سے بعض لوگوں کو لطف اندوز کرنے کے ابجاد کردہ راست پر صحافت ہوئے اور دل چھپی حاصل کرنے میں رکادیں پیدا ہو جائیں مگر افسوس یہ ہے کہ عالم اسلام کے ارباب حکومت اور اصحاب فکر و نظر ایجاد ایجاد کرنے کے سب سے بھی کم ایسا کو ایک احمد زرائع کے درستگی کے لئے دل و دماغ کو متاثر کرنے کے اس سے بھی اگر وہ اپنی طاقت میں ادبی دارہ کو تجاوز سے باعنایی برستے ہیں۔

نہ روا فاقع ایجاد کے احمد زرائع کے سلسلہ میں ہماری حکومت کو چنانچہ راست پر ڈالنے اور تعمیری لاٹشوں پر چلانے کی صورتیں خواہ اس سے بعض لوگوں کو لطف اندوز ہوئے اور دل چھپی حاصل کرنے میں رکادیں پیدا ہو جائیں مگر ایسا کو فائدہ و نقصان ایجاد کے رہیں گے۔ معاشرہ کو کیا عالمی ادبی معاشرہ کو کیا جائے؟ اور اس کے ذریعہ میں معاشروں کو کتنا ہی نقصان پہنچا ہو، اس میں کسی اخلاقی یا امن ایسا میں حاصل کرنے کے لئے ایک احمد زرائع کے نتیجے ایسا کو ایجاد کرنے کے لئے اعلیٰ عالمی و ترقیتی ادارے قائم کرنے اور اس کا انتصاف طریق سے ہوئے جانے کے بعد سے زیادہ توجہ کی جائے۔ اور عالمی ادبی معاشرہ کی وجہ سے میرے بھائی کی تحریکی جائے۔ اور عالمی ادبی معاشرہ کو کیا جائے؟ اور اس کے ذریعہ میں اسی اخلاقی یا امن ایسا میں حاصل کرنے کے لئے ایک احمد زرائع کے نتیجے ایسا کو ایجاد کرنے کے لئے اعلیٰ عالمی و ترقیتی ادارے قائم کرنے اور اس کا انتصاف طریق سے ہوئے جانے کے بعد سے زیادہ توجہ کی جائے۔ اور اس میں اسی ادبی معاشرہ کی وجہ سے میرے بھائی کی تحریکی جائے۔ اور اس کے ذریعہ میں معاشروں کے ساتھ فرجت و انجام دیتے ہیں۔

پہنچا ہے میرے بھائی کے ساتھ فرجت سے کام لیتے ہیں جو حق و شہادت سے کام لیتے ہیں کام کے لئے قارئین کرام کے لیے ایک ادبی ناشر کا ہدایتی ہے اسیں خاص طور سے امیکن جنگوں کا اہتمام کیا جاتے ہیں جو کاریں لطف اندوز ہوئے کے ساتھ فرجت و انجام دیتے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ زرائع ندوی

و فیضی ایجاد کے مظلوم کے سفر مصروف و سوان، شام و فلسطین

اور لبنان کی لنشیں روپر، عالم عربی کے مشاہدات و تاثرات، عالم عربی کے دینی

و علمی مشاہید میں مذکورات، مختلف حریکات و مجامعتات کا اہتمام تجویز، معاشرتی و

تفاقی، دینی و علمی صورت حال کا بیان افروز جائزہ، عالم عربی کے سائل مشکلات

اور عرب دنیا کے تقریباً تمام پہلوؤں کی صحیح اور سچی منظاشی، جس کی وجہ سے یہ روزانہ

گویا زندہ اور بولتی ہوئی تصویروں کا ایک دل اور اہمین گیا ہے، اس میں صرف اسی

کی سرگزشتی ایں ہیں، ایک ہونہ کی فرست، ایک عالمی بھیرت اور ایک دلائی

کا چاندی اصلاح اور اس کا سوزور وہ بھی شامل ہے، جس کے سبب یہ سفر نامہ عرب و

بیرونی تحریک بن سائنس ایسا ہے اور جب بھی بھی

مذکور کے ذریعہ قارئین کی خوشی و رضا

دی جائے اور ساتھ ہی سماق اسی خلافی

پاکستانی اور جوہری ایمنی کے لئے ہمارے

کرنسکی پوری رعایت کی جائے تاکہ مذکور کے ذریعہ

نئی فلسفہ و نرم اسناد اور سانپلٹ طریق

کرنا جائے اور جوہری ایمنی کے لئے ہمارے

ذریعہ ایجاد کے مذکور کے ذریعہ

قارئین اور خوبی ایمنی کی توجہ

ایشی ناشر کے ذریعہ

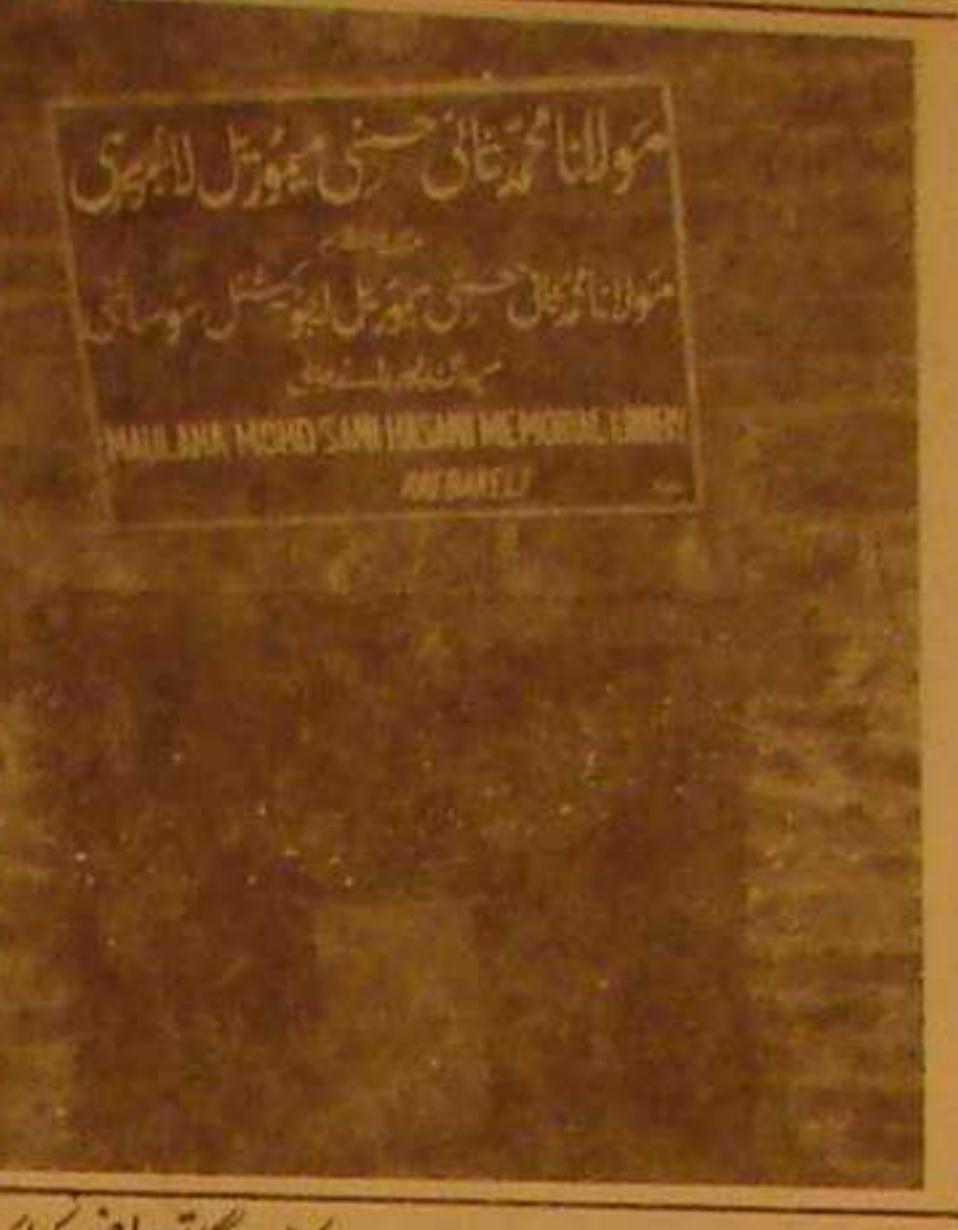
بیو جوہری دوڑھات کے ذریعہ

کے کاریں جوہری ایمنی کی توجہ

کے کاریں جوہری ایمنی ک

جس طرح کسی شہر کیلئے اپنال ضروری ہے (اس طرح) کی تباہ اور لا ائیریاں ضروری ہیں
حضرت مولانا ناسیم ابوالحسن علی ندوی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّمَا الْحَسَنُ عَلَىٰ فَ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ . الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ . وَصَلَوةُ اللَّهِ عَلَى نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ الْحَمَدُ لِلَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَامٌ

میرے بھائیو اور دوستو مجھے اس بات کے کہنے میں کوئی مشکل نہیں بھیجتا اور کوئی حباب نہیں معلوم ہوتا کیسے اپنے عزیز شہر میں اس لائبریری کے افغان سے بہت خوش ہوں۔ رئے بیریلی کے شہری ہونے کے ناتھ اور ایک طالب علم اور علم کی خدمت کرنے والے اور علمی کاموں سے تعلق رکھنے والے انسان کی حیثیت سے مجھے اس سے خوشی ہونی چاہیے تھی اور خوشی ہونی۔ اس میں کوئی کسر نہیں کیا جاتی اور کوئی بات نہیں ہے۔ اور نہ کوئی مبالغہ ہے۔ میرا خیال ہے کہ جس طرح کسی شہر کے لیے دو اخانے اپنے اسکول اور مدرسے ضروری ہیں جہاں تھی نسل کو تعلیم دی جائے۔ وہاں کتاب خانے اور پبلک لائبریریاں بھی ضروری ہیں۔ اس لیے کہیں درج جسم کی بیماریاں ہوتی ہیں۔ اسی طرح ذہنی بیماریاں اور ذہنی کمزوری بھی ہوتی ہے۔ ذہن کی بے راہ روی بھی ہوتی ہے جن کی وجہ سے انسان غلط راست اختیار کر لیتا ہے۔ اور جسمانی بیماریوں کے مقابلہ میں ذہنی بیماریاں معاشرہ کی بیماریاں ہیں اور معاشرہ کی اخلاقی بیماریاں ذہنی کمزوریاں غلط فہمی اور غلط کاریاں زیادہ خطرناک ہوتی ہیں تجھے افسوس ہے کہیں بار بار ایک ناٹو شگوار حین کا ذکر کر رہا ہوں لیکن ضرورتا یہ بھی زندگی کی ایک حقیقت ہے، جسم سے اس سے گذر تے رہتے ہیں۔ کوئی شخص بیمار ہوتا ہے تو وہ انفلو اور ذاتی طور پر تکمیلیت محسوس کرتا ہے۔ اور اس کے قریب ترین عزیز دوست تعلق والے سمجھیت محسوس کرتے ہیں۔ لیکن اس بیماری سے معاشرہ کو، شہر کو، شہر کے ماحول کو کوئی برانتقاضا نہیں پہنچتا، یہ ایک ذاتی معاملہ ہے اور اس کے بعد تھہڑیوں کا سوال باہم ہے اور آپس کے تعلقات کا سوال باہم ہے کہ لد تھہڑیوں کی معاملہ متاثرا

پرکرے کا اور میریں تو اسپیارے کے جایا گا۔ لیکن مذاق کا بدل جانا سوچنے کا اور WAG OF THINKING کا بدل جانا بڑی خطرناک یات ہے اس کی بیماری جب کسی معاشرہ میں پیدا ہو جائے ہے۔ لیکن جب کوئی معاشرہ بیمار ہو جائے پاکی معاشرے میں بیماری کے جراحتیں پرورش پا جائیں کسی سو سائی میں سماج میں انکو عناط سمجھانے والے لوگ پیدا ہو جائیں۔ اور وہ سماج یا سو سائی غلط راستے پر پڑ جائے۔ اس کے اندر غلط رحمات اور غلط احساسات پیدا ہو جائیں یہ بڑی خطرناک بات ہوتی ہے۔ اس کا نقصان معاشرہ کی حیثیت کے حساب سے پہنچتا ہے۔ اور معاشرے بھی اسی طرح بیمار ہو اکرے ہیں جیسے افراد بیمار ہوتے ہیں۔ تاریخ ہمیں بتائی ہے۔ اور سب سے پہلے اسلامی صیفیوں نے بتایا اور قرآن شریعت نے بہت بھی تشریع کے ساتھ بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے کہ معاشرہ کی اقواموں کی قویں اور تاریخ کے پورے پورے دور کس طرح بیماری کا شکار ہو جاتے ہیں اور کس طرح ان میں وہاں پہنچتی ہیں اور پھر کس طرح یہ بیماریاں اگر سلطنت ہے تو اس کا چراٹ کل کر دیتی ہیں۔ اگر معاشرہ ہے تو اس معاشرہ کو اس کی آخری منزل پہنچو نہیں میں مثلاً کوئی معاشرہ دولت ہی کو سب کچھ سمجھنے لگتے کہیں دولت ہی اصل چیز ہے۔ اس کو سمجھنے کے لئے زندگی کا آئینہ میں زندگی کا نشان، زندگی کا نکمال اور قابل فخر چیز ہے اور کسی کی عزت کسی کی شرافت اور کسی کی جملائی کے ناتھ کلبیمانہ صرف ایک ہے وہ یہ کہ ادمی کتنا دولت مند ہے اس کے پاس کتنا پیس ہے، یہ ایک بیماری ہے، اور یہ بیماری جب ترقی کر جاتی ہے تو پھر پورے معاشرے کا مذاق بدل جاتا ہے۔ اور مذاق بڑی اہم چیز ہے مثلاً جسم میں لگتی اور سردی معلوم ہو، بخار کا جمد ہو جائے یا اس سے بڑی بیماریاں لا جائیں ہو جائیں۔ خدا ہم سب کو اس سے محفوظ رکھ کر بیماریوں کا جمد ہو جو۔ لیکن یہ ایسی خطرناک بات تھیں ہے اور نہ بہت زیادہ پریشان ہونے کی بات ہے۔ بخار آیا سے پچاں واپس سر اکٹا کر۔ اتر جائے گا۔ اور پھر کچھ مدت

پھر تھوڑا سا چھوڑنے اور کچھ تھوڑی سی
برداشت کرنے کا سوال سب بالکل ختم
ہے بس ایک بات رہ جاتی ہے کہ یہ دیکھ
کے پاس کتنا پیسہ ہے یا یہ کتنا پیسہ حاصل
ہے ایسے سب معاشرہ کی بیماریاں ہیں اور
بیماریوں کو دور کرنے کے لیے جہاں بڑی
—

اور ہم چلائے کی مہرست کی
کی بھی ضرورت ہے۔ بڑی بڑی داشت
بڑے بڑے اسکو لوں اور کا مجھوں اور صیہ
پر کام کرنے والی یونیورسٹیوں کی ضرورت
اور کتب خانوں کی بھی ضرورت ہے۔ بعض
ایسا ہوتا ہے کہ آدمی ایک کتاب پڑھ لے
اور اس کتاب سے اس کی زندگی بدل جائے
اور اس کی سوچ چاہیں نہیں ہزاروں لاکھوں
ملیں گی اور ہم لوگوں کو اس سے واسطے
ہے ہم جیسے چھوٹے مولے مصنفین کے پا
خط آتے ہیں نہ ہم نے آپ کی فلاں کتاب
تمھی یا فلاں صنعت کی کتاب پڑھی تھی
یقین بدل گیا۔ ہمارا مزاج ہی بدل گیا۔ اور
سمجھے کہ کچھ حقیقتیں بھی ہیں۔ اور انسان کو
اعلان ادا کو کامنا کے کچھ اور معنار کے

لَعْيَهُ حَيَاةٌ لِلْخُنُو

رومانی پشواؤ کے لوگوں کے سامنے آئیں کہ دنیا کو اصل چیز نہیں سمجھتے تھے۔ اور وہ حقیقتیں ان کے سامنے تھیں ان کو انسارِ محبت تھی ایک انسان کو بچانے کے لیے اپنی دیدیت تھے۔ اپنے پیٹ پر تھر باندھ کر دوسروں کو کھلاتے تھے۔ اور اپنے تھر کو بے چرانٹ رکھ کر دوسروں کے لئے دلخواہ دیتا تھا۔

اس طرح انہوں نے مہماں نوں کی مہماں نوازی
کہ بچوں کو بھلا کر سلا دیا اور حیرانگی کو بچا دیا
کہا بسم اللہ اور مہماں سمجھتا رہا کہ یہ بھی کھا رہا
ہیں مہماں شکم سیرا و راسودہ ہو جاتے ہیں و
ویسے ہی بھوکے کے بھوکے رہتے ہیں، یہ واقع
دنیا میں کہاں پیش آ رہے ہیں، بتائیے کس سماں
میں پیش آ رہے ہیں۔ آپ کو کتابوں سے معلوم
ہو گا کہ یہ پیش آتے تھے کسی زمانہ میں اور خد
بجلہ کرے ان مصنفوں اور مؤرخوں کا کہ انہوں
نے پہلی صدی چھتری میں جو رکارڈ کیا وہ سا
کتب خانوں میں محفوظ ہے اس لیے آج تک
ہے کہ لوگوں کے سامنے ان واقعات کو لا یا بچ
تاک معادشوں بنے سو سائی ہے۔ آدمی بن رہے
ہیں لیکن معادشوں اور سو سائی نہیں بن رہے

یہ یہ سو سائی کو بنانے کے لیے جس روشنی کی ضرورت ہو وہ ہونی چاہیے۔ اخلاً طاقت ہونی چاہیے۔

کتابوں کا فیض بہت بڑا فیض ہے کہ وقت بھی ہم ان سے بے نیاز نہیں ہو سکتے جو کتابوں کا انتخاب ایک بڑا مسئلہ ہے۔ یہ بڑے فن بن گیا ہے یورپ کے اسکارس اور جو کام لوگ انسانی نعمیات اور یادگیری کام کے ہیں انہوں نے اس پر بڑا غور کیا ہے کہ کتابیں کس طرح پڑھی جائیں۔ کتابوں کا یہ دھن بھی کہ فن ہے اور کتابوں کا انتخاب کیسے کیا جائے کتابوں سے قائدہ کس طرح اٹھایا جائے۔

میں بہت خوش ہوں کہ ہمارے شہر میں ایک کمی تھی وہ اس لاپسری کے قیام سے پوری ہو رہی ہے میں تاریخ کا طالب علم ہوں تاکہ میرا بڑا محبوب موصوف ہے۔ تاریخ سے مجھے معلوم ہوا کہ سے آخریں کسی سو سائی کی سماج میں دو طبقے بنتے ہیں۔ سے آخریں کرپشن دو طبقوں میں آتی ہے ایک نہیں بھی طبقہ میں اور دو طبقوں میں آتی ہے ایک دشمن کے طبقہ میں۔ جب ان میں کرپشن آجائے پھر ملک کو کوئی چیز بجا نہیں کر سکتے اور انشوروں کے طبقے میں کرپشن آرہا ہے جو خوف محسوس ہو رہا ہے۔ وہ یہ کہ انشوروں کے طبقے میں کرپشن آرہا ہے جو دشمن کو سکھانے والے تھے وہ خود اس زندگی کے دھارے میں بالکل بد دست پا ہو کر پڑ گئے ہیں کوئی ٹوکنے والا نہیں کوئی کہنے والا نہیں کہ بھائی یہ غلط کام ہے یہ نہیں ہوتا یا ہے۔ اسے ہمارا ملک تباہ ہو جائے گا۔ آج کل آیے اخباروں میں جاسوسی کے سلسلے میں دو زندگی ہیز ہوتے ہیں اور کوئی اخبار ایسا نہیں ہوتا۔ میں نہ نہیں اٹکشافات اور نئی نئی معلومات نہ ہوں۔ یہ کون لوگ ہیں یہ پڑھے کہے لوگ مجھے ہمارا ملک تباہ ہو جائے گا۔ آج کل آیے اخباروں میں جاسوسی کے سلسلے میں دو زندگی ہیز ہوتے ہیں اور کوئی اخبار ایسا نہیں ہوتا۔

اور سا لوگی دیکھ پڑے جو یہاں سے جایا جائے پکرے کا لوگریں واپسیاں سے جایا جائے گا۔ یکن مذاق کا بدل جانا سوچنے کا طریقہ ۔

WAG OF THINKING کا بدل جانا بڑی خطرناک بات ہے اس قسم کی بیماری جب کسی معاشرہ میں بیدا ہو جاتی ہے کہ شافت کا میارہ اس انسان کی انسانی سمجھی جاتی ہے۔ ناس انسان کے اخلاق سمجھی جاتے ہیں نہ اس انسان کا علم سمجھا جاتا ہے نہ اس کی ذہانت سمجھی جاتی ہے، نہ اس کی قوت برداشت سمجھی جاتی ہے اور نہ قربانی کا جذبہ سمجھا جاتا ہے بلکہ اس کا ایک معیار ہے۔ ایک پہچانہ ہے تاپنے کا، کہ اس کے پاس بیس جنگ کی پوری تیاری ہے جنہاً تاہم کہے کہتے ہیں اور اگے ٹھہر کر یہ کہ کتنے آدمیوں پر کتنا ہے اور اگے ٹھہر کر یہ کہ کتنے آدمیوں پر اثر رکھتا ہے۔ اگر انکش میں کھڑا ہو جائے تو یہ جیتے گا یا اس کا جو حرفیت ہے وہ جیتے گا، اب یہ ایک نیا پیمانہ بن گیا ہے کہ آدمیوں کو اس کی مقبولیت وہر لمحتی اور وہڑوں کی کثرت سے اور کسی کے حق میں رائے دینے اپنی بھی بڑوں کا اور اگر عزم کے لیے رُتا تھا تو میں نہیں رڑوں کا تم دیکھو گے۔ اور وہ اسی سرگرمی اور اسی جوش و شوق کے ساتھ رہتے رہے۔ اور مسلمانوں کا حال یہ ہوا کہ ان کے ساتھ ایک بہت بڑا امتحان آگیا۔ کہ حضرت خالد نہیں تو چکریا ہو گا لیکن ان کا خدا تو ہے۔ اس طریقہ کے واقعات جب سامنے آتے ہیں تو لوگوں کے دل متاثر ہو جاتے ہیں یہ کتاب کافی ہے، اب یہ واقعات اس وقت دنیا میں پیش نہیں آرہے ہیں تو حالت یہ ہو گی ہے کہ ذرا سا اگر کسی کو یہ کہہ دیا جائے کہ آپ یہاں نہیں ہیں بلکہ جانیے تو معلوم نہیں کہنے دنوں تک معاون نہیں کرے گا۔ اور تاک میں رہے گا کہ میری توہین کی کمی تھی کہ میں ابھی بھگ بھیتھا تھا۔ مجھے ہمارا بخادیا گی۔ میں جب تک اس کا انعام نہ ہوں اس وقت تک گویا میں شریعت نہیں ہوں، تو اس طریقہ کے واقعات جو پیغمبر و کے دس سو کے درجہ کا ارتھ جائے گا۔ اور اس کو معاشرہ کیا جائے گا۔ اور اس کو معاشرہ کرنے والے لوگ پیدا ہو جائیں۔ اور وہ سچے یا سو سائی غلط راستے پر پڑ جائے۔ اس کے اندر غلط رحمات اور غلط احساسات پیدا ہو جائیں یہ بڑی خطرناک بات ہوتی ہے۔ اس کا انقصان معاشرہ کی حیثیت کے حساب سے پہنچتا ہے۔ اور معاشرے بھی اسی طریقہ بیمار ہوا کرتے ہیں جیسے افراد بیمار ہوتے ہیں۔ جذبہ سمجھا جاتا ہے بلکہ اس کا ایک معیار ہے۔ ایک پہچانہ ہے تاپنے کا، کہ اس کے پاس بیس تاریخ ہیں تباہی ہے۔ اور سب سے پہلے آسمان صیفیوں نے بتایا اور قرآن شریعت نے بہت بھی تشریع کے ساتھ بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے کہ معاشرہ کی اقواموں کی قویں اور تاریخ کے پورے پورے دور کس طریقہ بیماری کا شکار ہو جاتے ہیں اور کس طریقہ یہ بیماریاں اگر پھیلتی ہیں اور یہ کس طریقہ یہ بیماریاں اگر سلطنت ہے تو اس کا چاراغ کل کر دیتی ہیں۔ اگر معاشرہ کو اس کی آخری منزل پر ہو گا جیسی میں مثلاً کوئی معاشرہ دوستی ہی کو سب کچھ سنبھل لے کر اس دوستی کی اصل چیز ہے۔ اس کو سب کی بھی زندگی کا آئینہ ہے، زندگی کا نشان، زندگی کا کمال اور قابل فرج چیز ہے اور کسی کی عزت کسی کی شافت اور کسی کی جعلانی کے تاپنے کلہی ما نہ صرف ایک بہے وہی کہ آدمی کتنا دوست مند ہے اس کے پاس کتنا اور اپنے ہی بناء کے معیار ہوتے ہیں قرآن جیسے پیسے ہے، یہ ایک بیماری ہے، اور یہ بیماری جب ترق کر جاتی ہے تو پھر پورے معاشرے کا مزاد بدل جاتا ہے۔ اور مذاق بڑی اہم چیز ہے مثلاً جسم میں گرمی اور سردی معلوم ہو، بخار کا چمد ہو جائے یا اس سے بڑی بیماریاں لاحق ہو جو جائیں۔ خدا ہم سب کو اس سے محفوظ رکھے کہ بیماریوں کا چمد ہو جو، یکن یہ ایسی خطرناک بات ہے اور نہ بہت زیادہ پریشان ہو جائے اور نہ اس طور پر تکلیف محسوس کرتا ہے۔ اور اس کے قریب ترین ہزار نہ دوست تعلق والے مخلکت محسوس کرتے ہیں، یکن اس بیماری سے معاشرہ کو، شہر کو، قبہ کے ماحول کو کوئی جو انقصان نہیں پہنچتے، یہ ایک ذاتی معاملہ ہے اسے بنادو۔

اس کے بعد بھی انہوں نے بہت کچھ پڑھا ہوگا۔
ٹریننگ کی ہوگی، ان میں ایک بھی جاہل آدمی ہے۔
یہ بھی سے ذرکر بات ہے کہ پڑھے لئے طبقہ میں
جو عقل و علم رکھنے والا طبقہ ہے۔ اس میں بگاڑ
آجائے۔ اس میں ملاوف آجائے۔ کرپشن آبائے
تو ان سب چیزوں کی روک تھام کے لیے کہاں
چلتے۔ ایک تو اس لئے کہ ایک فرم رکھتا

پوری کی جا رہی ہے یعنی یہ ایک بہت بڑی محنت
علامت ہے۔ ایک صحبت مندمعاشرے کی علامت
ہے جس کو پڑھنے کا شوق ہے۔ یہ معاشرہ کی آئندہ
بہت بڑی ضرورت ہے دوسری خوشی اس بات
کی کہ ہمارے شہر یہ لابریری قائم ہو رہی ہے
اور تہری خوشی اس بات کی ہے کہ ایک بہت
عزیز ہستی کے نام اس کا انتساب یہ سارے بیان
دیتا ہوں لابریری کے قائم کرنے والے عزیز
زوجوانوں کو اور ہمارک باد دیتا ہوں اپنی شہر
کو اپنی علم و حکومتوں کو عزیز ہوں کو کہ آپکے شہر میں
ایک ایسا ایجاد ہائی اسٹیشن کا دارالحکومت قائم کیا
جاتا ہے۔ اور میں دعوت دیتا ہوں کہ آپ لوگ
اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اتنا انشد وہاں
پیام انسانیت کا لشکر چھپی رہے گا جو زیادہ
کے ادھی آئیں گے۔ اصل میں تو ضرورت یہ تھی
کہ ایک بہت بڑی طوفانی تحریک چلتی کے سارا
ملک ہل جاتا اور انسان دوستی، بے غرض نہت
اور اپنے فرانسل کا سچا اساس پیدا ہوتا۔
یہ کوشش بھی بہت قابل قدر ہے کہ جلا جگہ
ایسے کتابی ذخیرے جمع کیے جائیں جو الاعمال کے
موقع فراہم کیے جائیں۔ جہاں اچھے رسائل ایسی
کتابیں اور ایجمنی مطبوعات اور لشکر ہر آگر لوگ
پڑھیں جو کتابیں خریدنہیں سکتے وہ یہاں آگر
پڑھیں اور میں کہتا ہوں کہ اردو وہندی دونوں
زبانوں میں لشکر ہونا چاہیئے۔ اور علاقائی زبانوں
میں بھی ہونا چاہیئے جہاں کی جو علاقائی زبان
ہو۔ ہمارے یہاں اردو وہندی چلتی ہے۔ اس
لیے اردو وہندی اور انگریزی میں یہ لشکر ہونا
چلتا ہے اور خدا کا شکر سے کوئی سچا لشکر تازہ



کتب خانه کاربردی در حسنه

دُو تی کام کرنے والوں سے ملاقاتیں

استقبال کیا۔ ان سے زندگی کے دور
کے مقصد کے بارے میں گفتگو ہوئی
مولانا نے فرمایا کہ درس کے بعد آپ
سے کوئی صاحب خطاب کریں۔ ہم خود اُ
ترجمہ کریں گے۔ مولانا عبد العزیز کو عوام
حلقوں میں بڑی قبولیت حاصل ہے
پڑھالکی طبق بھی انہیں احترام اور قدوسیت
کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ مولانا کے ہفت
درس میں یعنی ہزار آدمی شریک ہوتے ہیں
رمضان البارک سے متعلق نقیبی ساتھی
درس مولانا نے آج دیا جو ایک گھنٹہ جا
رہا۔ ہر طرف رکاذ رکے ہوئے تھے مولانا

صوبہ کاشن۔ جس کا دارالحکومت کوتا
بخارو ہے۔ کی آبادی ساری چھے نواحی اور
کل رقبہ چودہ ہزار نو سو عیسیٰ کیلومیٹر مربع
ہے۔ اس شہر کے بارے میں مشہور ہے کہ
قدیم ملائی تہذیب کا مرکز رہا ہے۔ اسکے
خلافہ مسلمانوں کی آبادی چینیوں کے
 مقابلہ میں زیادہ ہے، اس لئے اس شہر
میں مسلمانوں کی متعدد سرگرم جماعتوں
کے صدر دفاتر اور سیاسی و دینی سہنما
بھی ہیں جو کو الالمپور کی مرکزی حکومت
کو سیاسی میدانوں میں شکست دیتے
رہتے ہیں۔

اشتراكی دنیا کے مردم بیمار کی حالت

تہذیب کو فروغ دے رہی ہیں اور اسکے
لئے وہ اپنی تمام تر طاقتیں مرن کر رہی ہیں
وہ ہمارے کھانے پینے، پہنچنے اور سوچنے۔
بکھنے ہے بھی پابندی لگا رہی ہیں وہ ہمارے
ہس آدمیوں کو ہمارے خلاف سازش کے
لئے استعمال کر رہی ہیں۔ ہمیں ان حالات
پر تظریک ہے اور یورپی طرح سے چوکنا
رہنا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ مصری دانشگاہیوں کی
تعیم ہمیں ہماری ملی اور دینی خصوصیات سے
خودم کر دے اور ہماری آنکھوں نسل اسلامیت
کے والی سے نکل جائے۔ ہمارا فرض ہے کہ
دینی مدارس کے قیام پر اپنی توجیہ بندہ ول
کریں۔ اور دینی اجتماعات کے ذریعہ دینی
شوہر کو سرسر پر دان چڑھانے کی بخشش کریں۔

نذر الحفیظ متدوی
سے محروم ہو دہ کیوں کر کوئی جاندار اور طاقتمند
قیادت فراہم کر سکتی ہے لیکن عجیب ہاتھ رہے
کہ ایک معقولی روز زمانے پر ننکو کی سوت کو
کیرانٹ آدرش کے بھاڑا اور رہنمائی کی سوت
سے تغیری رہے۔

تراس کا شکر مادر نہزادے
شاید یہ معاصر افغانستان کے نبیتے اور
بے گناہ عوام پر روس کی سلحشوری کو منع کرے
و درندگی کے تمام رکارڈ توڑ منظہم کو بھول
رہا ہے۔ ہمارا یہ ہزارہ سرا معاصر اس بدیہی
حقیقت سے بھی شاید ناواقف سلام ہوئے
کہ تنہائی ہی اس ناکام معاشری فلسفہ بے جوانی
ماننے والوں کو انسانیت ہی سے محروم نہیں
کرتا بلکہ اس کی لگوٹی سک اتر دالیتا ہے اور
چنانچہ جہاں بھی اس شانی معاشری فلسفہ کو نافذ
کرنے کی کوشش کی گئی وہاں پوری طرح حجاڑہ
پھر گئی۔ اس کی زندہ اور عبرت ناک شاعر سید محمد
ہوی تو مشرقی جرمی، الہانیہ، پنگری، چکو
سلوا کیہ اور شام میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ خود روس
اپنے معاشری فلسفہ پر بمحض دشام اسوقت لخت
بیجھتا ہے جب اس کے باشندے روسی گنڈم کے
دھماکے امریکی گنڈم کی روشنی دانتوں سے کھلتے پر
بھجوہ ہستے ہیں، اور ہمدروس کے بیکے برڑے
شتر اکی پڑاوسی چین نے بانگ دبل کیوں نہ کو خیل
کر دیا جھر کے ترقی پتھ اور بھوں اور مفکر دل کو
خطو سر بگردان کر دیا ہے۔ فدائی حدیث
بعد کا یو مسون (ابوالحدیث)

